منقبت

خدائی ہے ساری خدا کے حوالے
خدا خود ہے کرب و بلا کے حوالے

قسم حق کی گیارہ محرم سے اب تک
ہے کرب و بلا اِک رِدا کے حوالے

حسینؑ اور عباسؑ کا نام لے کر
دیئے کر دیئے ہیں ہوا کے حوالے

سمجھ لینا تطہیر کا ہے وہ منکر
جو مانگے حدیثِ کساء کے حوالے

وہی سجدے پہنچے ہیں میرے خدا تک
جو سجدے ہیں فرشِ عزا کے حوالے

خدا کی رضا مانگتا ہوں علیؑ سے
ہے اُس کی رضا مرتضیٰؑ کے حوالے

نہ آئی کبھی اُس کے رستے میں مشکل
ہُوا جو بھی مشکل کشا کے حوالے

جہاں میں جہاں پر بھی ہوتے ہیں سجدے
ہیں سجادؑ کے نقشِ پا کے حوالے

تُلیں گے علیؑ کی ولایت پہ سارے
ہیں جو بھی سزا و جزا کے حوالے

نشانِ قدم جس کو حرؑ کے ملے ہیں
اُسے مل گئے ہیں بقا کے حوالے

مرے گھر میں برپا ہے اے نورؔ مجلس
مرا گھر ہے اب سیدہؑ کے حوالے

شاعرِ باب الحوائج نور علی نورؔ